37877 ـ کیا کبیرہ گناہ روزہ باطل کردیتے ہیں

سوال

کیا اللہ تعالی ایسے شخص کے روزے قبول فرمائے گا جس کے پاس سودی کاروبار اورسودی بنکوں کے ساتھ بھی معاملہ ہو ، اورکیا وہ سود خور ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو ! اللہ تعالی سے ڈرو اوراگر تم سچے ایمان والے ہو تو جوسود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو البقرۃ (278) ۔

اللہ تعالی کی جانب سے ندا ہورہی ہے کہ وہ سود چھوڑ دیں اوراس سے اجتناب کریں کیونکہ اللہ تعالی نے سود حرام قراردیا ہے ۔

سود کی حرمت کے بارہ میں اللہ تعالی نے فرمایا :

اللہ تعالی نے خریدوفروخت حلال کی اورسود حرام کردیا ۔

اورسود خوری مسلمانوں کی ذلت وپستی کا ایک سبب ہے ، اس کے متعلق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

(جب تم سودی کاروبار کرنے لگوگے اورکھیتی باڑی پرراضي ہوجاؤ گے اوربیلوں کی دمیں پکڑ لوگے اورجہاد کو چھوڑ دو گے توالله تعالی تم پر ذلت وپستی مسلط کردے گا اسے اس وقت تک تم سے دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں آؤ گے) سنن ابوداود حدیث نمبر (3462) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ الصحیحۃ (11) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

سودی بنکوں سے تعاون اورمعاملات کرنے کے بارہ میں سوالات کے جوابات کی تفصیل کے لیے آپ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں سوال نمبر (8590) اور (4714) ۔

اورگناہ کبیرہ (مثلا سودی بنک میں اکاؤنٹ حاصل کرنا) کے مرتکب کے روزہ کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ اس کا روزہ توہوجائے گا لیکن وہ ناقص ہے اوریہ بھی ہوسکتا ہےکہ اسے روزے کا اجروثواب ہی حاصل نہ ہو ۔

آپ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان پر غوروفکرتوکریں :

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنے فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو ۔

اللہ تعالی نے اس آیت میں روزے فرض کرنے کی حکمت بیان فرمائی ہے کہ واجبات اداکرنے اورحرام کردہ کاموں سے اجتناب کے ساتھ تقوی و پرہیزگاری کا وسیلہ ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(جوبھی قول زور اوراس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالی کو کوئي ضرورت نہیں کہ وہ بھوکا اورپیاسا رہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1903) ۔

یعنی اللہ تعالی روزہ رکھنے سے یہ نہیں چاہتا کہ ہم کھانا پینا چھوڑیں بلکہ اللہ تعالی تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا تا کہ تم تقوی وپرہیزگاری اختیارکرو ۔

دیکھیں : الشرح الممتع (6 / 435) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ (قول زور اوراس پر عمل کرنا نہ چھوڑے) قول زور سے جھوٹ اورجوکچھ اس کا تقاضہ مراد ہے ۔

ابن عربی کا کہنا ہے کہ :

اس حدیث کا تقاضہ ہے کہ جو بھی مذکورہ اعمال کرے گا اسے روزے کا اجروثواب حاصل نہیں ہوگا ، اوراس کا معنی یہ ہے کہ روزے کا اجروثواب قول زوروغیرہ کے موازنہ میں نہیں ہوگا بلکہ اس سے کم ہوگا ۔

بیضاوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

روزے کی مشروعیت سے بھوک اورپیاس مراد نہیں بلکہ اس کی وجہ سے جو شہوات میں کمی اورنفس امارۃ کو نفس مطمئنۃ کے مطیع کرنا مراد ہے ، لیکن اگر یہ سب کچھ حاصل نہ ہو تو پھراللہ تعالی ایسے شخص کی طرف قبولیت کی نظر سے نہیں دیکھے گا ۔

اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ان افعال کی بنا پر روزے کے اجروثواب میں کمی ہوجاتی ہے ۔ انتہی ۔ فتح الباری سے لیا گیا ۔

واللہ اعلم .